maisharay
Imaan
Ki kahani
Kahanifreak.com

ایمان کی کہانی

وہ عہد جو ہم نے اپنے دل سے کیا

ایک ایمان کی کہانی

اس کی چھوٹی سی دکان میں ہر شے پر دھول کی ایک ہلکی سی تہہ جمی ہوئی تھی، مگر وہ کتاب جسے وہ ہر روز شام کو کھولتا اس کی جلد چمکدار اور صاف تھی۔ آج بھی جب اس نے وہ کتاب کھولی، اس کی نگاہیں سیدھی سورہ النساء کی آیت نمبر 136 پر ٹھہر گئیں۔ الفاظ اس کے لیے نئے نہیں تھے، مگر آج وہ کچھ اور ہی کہہ رہے تھے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ

ترجمہ:

(اے ایمان والو! ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر نازل کی ہے اور اس کتاب پر جو اس نے پہلے نازل کی تھی۔)

اس آیت میں ایمان والوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جا رہا ہے کہ اللہ پر ایمان لے آؤ۔ وہ ایک لمحے کو رکا اور غور کرنے لگا کہ اس بات کا مطلب کیا ہے کہ "اے ایمان والو! اللہ پر ایمان لے آؤ"

kahanifreak.com

ایمان کی کہانی

اس آیت نے اسے اپنے بچپن کے ایک واقعے میں پہنچا دیا۔ وہ اپنے نانا کے گھر بیٹھا تھا۔ وہ پروفیسر تھے اور ان کے سٹوڈنٹس ایمان کو ڈسکس کر رہے تھے تو نانا نے ان سب سے کہا تھا کہ تم سب ایمان لے آؤ۔ سب حیران ہوئے اور یک زبان بولے کہ ہم سب مسلمان ہیں۔ نانا نے ان کی طرف دیکھا پھر کہا۔

"وہ تو تم سب ہو لیکن میں ایمان کی بات کر رہا ہوں۔"

ایک نے پوچھا۔ "ایمان کیا ہے؟"

"ایمان ایک پکا اور گہرا یقین ہے جو دل میں ہو تو سوچوں کو بدل دیتا ہے اور عمل کو پختہ کر دیتا ہے۔" ان کے چہروں پہ نا سمجھی کے تاثرات دیکھتے ہوئے وہ مزید گویا ہوئے۔

"چلو ایک کہانی سناتا ہوں۔۔۔

ایک بچہ اپنے باپ کے ساتھ ایک بڑے، گہرے جنگل میں تھا۔ رات ہو گئی، اندھیرا چھا گیا، اور جنگل کے جانوروں کی آوازیں آنے لگیں۔ بچہ ڈر گیا۔

اس کے باپ نے اس سے کہا کہ بیٹا، ڈرو مت۔ میرا ہاتھ تھام لو، میں تمہیں صحیح سلامت جنگل سے باہر نکال لوں گا۔ اب اس بچے کے پاس دو راستے تھے۔۔۔

ایک یہ کے وہ باپ کا ہاتھ پکڑ لے، اس کی بات پر پورا یقین کرے، اور خاموشی سے اس کے پیچھے پیچھے چل پڑے اور دوسرا یہ کہ وہ یہ کہہ کر ہاتھ چھوڑ دے "میں آپ پر یقین کرتا ہوں"، لیکن ڈرتا رہے، روئے، بھاگے اور اپنے بل بوتے پر چلنے کی کوشش کرے۔ مجھے بتاؤ بچے کو کون سا راستہ چننا چاہیے، پہلا یا دوسرا؟"

kahanifreak.com

سب نے کہا کے پہلا۔

نانا نے مسکراتے ہوئے مزید اضافہ کیا" پہلا راستہ حقیقی ایمان ہے: دل سے یقین، زبان سے اقرار اور عمل سے تصدیق۔

جبکہ دوسرا راستہ محض دعویٰ ہے۔ زبان سے کہہ تو دیا، مگر دل اور عمل دونوں اس کے برعکس ہیں۔

اسی طرح اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر حقیقی ایمان وہ ہے جو ہمارے دل میں اتر جائے، ہم اس کا اقرار کریں اور پھر ہماری زندگیاں اس کے مطابق ڈھل جائیں۔"

پھر نانا نے ان سے ایک اور سوال کیا۔

"اگر تم میں سے کسی کا دادا بہت بڑا بزنس اور بینک بیلنس چھوڑ کر گیا ہو، اتنا کے اس کی کئی نسلیں بیٹھ کر کھا سکتی ہوں تو کیا وہ اس چھوڑی گئی دولت پر اکتفا کرے گا اور بزنس کو چھوڑ دے گا کہ چلو فری میں دولت مل گئی ہے اب اس بزنس کو کیا بڑھانا یا وہ اس بزنس میں دلچسپی لے گا اور اسے مزید بڑھانے کی کوشش کرے گا، تاکہ اگلی نسلوں کو کوئی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔"

ان میں سے ایک نے فورا کہا تھا۔" سر کوئی بیوقوف ہی ہوگا جو بزنس میں اضافہ کرنے کی بجائے اسے تباہ ہونے کو چھوڑ دے اور صرف ہاتھ آئی دولت پہ اکتفا کر لے۔"

نانا مسکرائے یوں جیسے انہیں اپنے سوال کا جواب مل گیا ہو۔ وہ بولے" تو جب کوئی اپنے باپ دادا کے چھوڑے گئے بزنس کو تباہ ہوتے نہیں دیکھ سکتا اور چھوڑی گئی دولت پہ اکتفا نہیں کر سکتا تو پھر ہم نے ایمان کو اتنا ہلکا کیوں لے رکھا ہے۔۔۔؟ ایسا کیوں ہے کہ جو ایمان ہم اپنی ماں کے پیٹ سے لے کر پیدا

kahanifreak.com

ہوئے ہیں اسی پر اکتفا کئے بیٹھے ہیں۔اور پھر خوش ہوتے ہیں کہ ہم ایمان والے ہیں جبکہ اگر دیکھا جائے ہمارا ایمان بڑھنے کی بجائے گھٹتا ہی جارہا ہے۔" وہاں بیٹھے سب نوجوانوں کو جیسے سانپ سونگھ گیا،ایسے جیسے بولنے کو کچھ باقی نہ رہا ہو۔

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ دوبارہ گویا ہوئے۔"ایمان ایک زندہ چیز کی مانند ہے۔ جیسے ایک پودا۔۔۔ جسے علم کی روشنی،عبادت کے پانی،اور اچھے اعمال کی کھاد کی ضرورت ہوتی ہے۔تب ہی وہ ہرا ابھرا رہتا ہے اور بڑھتا ہے۔اگر اس کی دیکھ بھال نہ کی جائے تو وہ سوکھ جاتا ہے،کمزور ہو جاتا ہے۔اسی طرح ایمان بھی سینوں میں بڑھتا اور گھٹتا رہتا ہے۔ایک نماز ہمارے ایمان کو تازہ کرتی ہے،تو ایک غلط کام ہمارے ایمان کو کمزور کر دیتا ہے۔"

آج برسوں بعد یہ آیت اسے وہی سبق دے رہی تھی۔یہ محض الفاظ نہیں تھے۔یہ ایمان کی ایک کہانی تھی جو وقت کی دھول میں کھوئی نہیں تھی۔بلکہ اس نے اپنے دل پہ جمی دھول کو ہٹتے ہوئے محسوس کیا۔

آیت آگے چلتی ہے:

وَ مَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓىٕكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا

(اور جو کوئی اللہ کا،اس کے فرشتوں کا،اس کی کتابوں کا،اس کے رسولوں کا اور یوم آخرت کا انکار کرے،تو وہ یقیناً بہت دور کی گمراہی میں بھٹک گیا۔)

kahanifreak.com

ایمان کی کہانی

یہ الفاظ اس کے دل پر ایک چوٹ کی طرح لگے۔ اسے اپنے ایک دوست کی یاد آگئی، ایک اچھا انسان مگر جو کہتا تھا "میں تو بس براہ راست اللہ پر یقین رکھتا ہوں، باقی سب چیزیں ثانوی ہیں۔"

مگر یہ آیت تو کہہ رہی تھی کہ ایمان ایک اکائی ہے۔ اس کے ٹکڑے نہیں کیے جا سکتے۔ جیسے ایک خوبصورت پھول، جس کی پنکھڑیاں اللہ، اس کے فرشتے، اس کی کتابیں، اس کے رسول اور آخرت کے دن پر ایمان کی طرح ہوں۔ اگر ایک پنکھڑی کو الگ کر دیا جائے، تو پھول کی پوری خوبصورتی ماند پڑ جاتی ہے، اور اس کی خوشبو بھی متاثر ہوتی ہے۔

اس نے سوچا کس طرح کوئی اللہ پر ایمان رکھ سکتا ہے مگر اس کے منتخب کردہ رسولوں پر نہیں؟ کس طرح کوئی رسولوں کی تعلیمات کو مان سکتا ہے مگر ان کتابوں کو جنہیں وہ لے کر آئے اس کا انکار کر دے؟ یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ وہ سورج کی روشنی سے محبت کرتا ہے مگر اس کی کرنوں کو ہی نظر انداز کر دے۔

ایمان کے لئے یہ پانچوں باتیں شرط ہیں، ان میں سے ایک کا انکار مطلب سب کا انکار۔ اور جو بھی ایک بھی بات کا انکار کرے گا تو وہ دور کی گمراہی میں بھٹک جائے گا۔ اپنے آپ کو ایمان والا سمجھے گا حالانکہ وہ گمراہی کے رستے کا مسافر بن کر بہت دور نکل چکا ہو گا۔

یہ آیت اسے ایک مضبوط قلعے کی مانند دکھائی دی۔ اس کا ہر کارنر سٹون دوسرے کو سہارا دے رہا ہے۔

اللہ پر ایمان بنیاد ہے تمام اعمال کی۔ اور اللہ پر ایمان لانے میں چار باتوں کو مد نظر رکھنا ہو گا۔

kahanifreak.com

ایمان کی کہانی

اس کی ذات پہ ایمان

صفات پہ ایمان

اس کی ربوبیت پر ایمان

اور اس کی الوہیت پر ایمان

اسے یاد آیا کہ نانا نے اس کے بارے میں کچھ اور بھی بتایا تھا۔ذات پر ایمان اس طرح کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ پھر وہ مسکرائے اور کھڑکی کے باہر ژالہ باری کو دیکھنے لگے۔ دسمبر کے آخری دن تھے، ہر چیز برف سے ڈھکی ہوئی تھی۔ وہ اٹھے اور آتش دان میں چند لکڑیاں مزید ڈالیں تاکہ کمرے کی حرارت برقرار رہے۔ وہ پلٹے اور واپس آکر اپنی جگہ پہ بیٹھے پھر کہا۔

"جانتے ہو اللہ کی ذات کے ساتھ شرک کیسے کیا جاتا ہے؟"

"سر کوئی مسلمان کیسے شرک کر سکتا ہے؟" وہ سمجھنے سے قاصر تھے۔

انگیٹھی میں لکڑیوں کے چٹخنے کی آواز آئی، ساتھ ہی کئی شعلے بلند ہو کر کسی کی بھی نظروں میں آئے بغیر ہی معدوم ہو گئے۔

"کرسمس آرہی ہے اور غیر مسلم کی دیکھا دیکھی ہم مسلمان بھی کرسمس منا لیتے ہیں اگر خود نہیں مناتے تو کسی دوست کی کرسمس پارٹی پہ چلے جاتے ہیں اور ہنسی مذاق میں "میری کرسمس" کہہ دیتے

ہیں۔ حالانکہ اللہ نے ایک سورت اس سلسلے میں نازل کی ہے جس کا مفہوم ہے کہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

پھر کس طرح ہم کہہ سکتے ہیں "میری کرسمس" کیا یہ شرک نہیں؟" ان کے چہرے پہ پسینہ پھوٹ پڑا، رنگت زرد ہو گئی۔ جسم پہ لرزا طاری ہو گیا۔

وہ اس وقت نانا کو بہت حیرت سے دیکھ رہا تھا۔ اسے وجہ سمجھ میں نہ آئی لیکن اس کا ننھا ذہن اتنا جان گیا تھا کہ نانا کو کوئی بات بری لگی تھی۔ لیکن ابھی سوچنے لگا کہ ان کا بدن خوف سے کانپ رہا تھا۔

یہ بات چھوٹی تو نہیں کہ کسی کو اللہ کا بیٹا قرار دے دیا جائے جبکہ اللہ سبحان و تعالٰی سورت مائدہ کی آیت نمبر 17 میں ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَؕ-قُلْ فَمَنْ یَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَیْــٴًـا اِنْ اَرَادَ اَنْ یُّهْلِكَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ وَ اُمَّهٗ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًاؕ-وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَاؕ-یَخْلُقُ مَا یَشَآءُؕ-وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

بیشک کافر ہوئے وہ جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح بن مریم ہی ہے تم فرمادو پھر اللہ کا کوئی کیا کر سکتا ہے اگر وہ چاہے کہ ہلاک کر دے مسیح بن مریم اور اس کی ماں (کو) اور تمام زمین والوں کو اور اللہ ہی کے لیے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور ان کے درمیان کی، جو چاہے پیدا کرتا ہے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔"

kahanifreak.com

ایمان کی کہانی

اس کی آنکھیں بھیگ گئیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی پاک والدہ کے بارے میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس طرح فرما سکتے ہیں تو عام انسان کی پھر اوقات ہی کیا ہے؟ اسے اپنا دوست یاد آیا جو بتا رہا تھا کہ اس کا صاحب اپنے بیٹے کو دوسرے مذہب کی تکریم سیکھانے کے لئے کرسمس ٹری گھر لے کر آیا تھا اور اپنے بیٹے کے ساتھ مل کر اس کی سجاوٹ کر رہا تھا۔ یہ ہی نہیں بلکہ وہ اپنے ملازمین کو بھی اس بات کی ترغیب دلا رہا تھا کہ ہمیں ہر مذہب کی تعظیم کرنی چاہیے۔

اسے حقیقت میں افسوس ہوا، اپنے بچوں کو اسلام کی تعلیمات دینے کی بجائے غیر مسلموں کے طریقے سکھائے جا رہے تھے۔ ایسے لوگ خود تو دین سے دور تھے ہی اپنی نسلوں کی گمراہی کا بھی باعث بن رہے تھے۔

اس نے بھیگی آنکھیں صاف کیں تو سامنے کا منظر صاف دیکھائی دینے لگا۔ اس کے ایک ہاتھ میں قرآن ابھی بھی موجود تھا، شہادت والی انگلی صفحوں کے درمیان رکھے وہ قران کو بند ہونے سے روکے ہوئے تھا۔ پھر اس نے دوبارہ آیت کو پڑھا اور پھر سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا، توذات پہ ایمان یہ ہوا کہ خاص اللہ کی عبادت کی جائے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔

اگلا تھا صفات پہ ایمان

اس نے ذہن پہ زور ڈالا تو اسے بھولی بسری باتیں یاد آنے لگیں۔

kahanifreak.com

ایمان کی کہانی

یہ ان دنوں کی بات تھی جب وہ پندرہ برس کا تھا، سکول میں چند نئے دوست بنے تو زندگی اک نئی ڈگر پہ چل نکلی۔ گھومنا پھرنا اور مستی کرنا ان سب دوستوں کا مشغلہ تھا ایسے میں گرمیوں کی چھٹیوں میں اس کی امی نے اسے نانا کے پاس بھیج دیا، وہ آنا نہیں چاہتا تھا لیکن اپنے والدین کے سامنے بے بس تھا۔ اسے آج بھی وہ چاندنی رات یاد تھی جب وہ صحن کے وسط میں بچھی چارپائی پہ لیٹا آسمان پہ ٹمٹماتے ننھے تاروں کو حیرت سے دیکھ رہا تھا، یوں لگ رہا تھا جیسے آسمان کو اس کے لئے سجا دیا گیا ہو۔ شہر کے تنگ اور سیلن زدہ فلیٹ میں یہ منظر کہاں دیکھنے کو ملتا تھا، اسی لئے اس کا حیران ہونا فطری تھا۔

نانا جی بھی پاس ہی لیٹے ہوئے تھے۔ اس کو یوں آسمان کی طرف تکتا دیکھ وہ پوچھنے لگے۔ "ابھی تک جاگ رہے ہو؟"

"جی۔۔۔ میں ان چاند اور ستاروں کو دیکھ رہا ہوں، یہ کس قدر خوبصورت ہیں۔۔۔"

نانا جی مسکرائے لیکن بولے کچھ نہیں۔ اس کی آواز میں بھاری پن آ گیا تھا، قد بھی ان سے دو انچ لمبا ہو چکا تھا۔ وہ سوچ رہے تھے کہ وہ اب بڑا ہو چکا ہے جبکہ ان کو خاموش پا کر وہ اپنے علم کا رعب جھاڑنے لگا تھا۔

"نانا جی آپ کو پتا ہے سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ یہ چاند اس زمین کا حصہ تھا جو الگ ہو گیا۔۔۔" اپنے تئیں اس نے انہیں بہت اہم بات بتائی تھی لیکن ان کے سوال نے اسے گڑ بڑانے پہ مجبور کر دیا۔

"اچھا تو یہ چاند پھر الگ کیسے ہوا؟"

کچھ دیر سوچنے کے بعد جب کچھ سمجھ نہ آیا تو اس نے شرم مٹانے کو بات گول کرنا چاہی۔

kahanifreak.com

ایمان کی کہانی

"ناناجی یہ چاند کس قدر روشن ہے، اس کی روشنی سے میری آنکھیں چندھیا رہی ہیں۔۔۔" کہنے کے ساتھ ہی اس نے آنکھوں پہ بازو رکھتے ہوئے روشنی کو اندر جانے سے روکنے کی ناکام سی کوشش کی۔

وہ سمجھتے ہوئے مسکرا دیئے۔ پندرہ سال۔۔ یعنی وہ اب اس عمر میں داخل ہو چکا تھا جب انہیں اس سے دوستی کرنی تھی۔ اور وہ ان سے پوچھ رہا تھا "یہ اتنا روشن کیوں ہے؟"

"کیونکہ یہ چودھویں کا چاند ہے۔" پھر پوچھا "ایک کہانی سنو گے؟" وہ شیدائی تھا جھٹ سے بازو ہٹا کر سیدھا ہو بیٹھا۔ ناناجی مسکرائے لیکن بولے کچھ نہیں۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ کہانی سنانے لگے۔

"ایک دن ایک استاد اپنے شاگرد کو لے کر ایک بلند پہاڑ کی چھوٹی پر گیا۔ وہاں سے سارا جہاں نظر آ رہا تھا ۔۔۔ پہاڑ، ندیاں، جنگلات، بادل، آسمان۔

استاد نے پوچھا:

ان چیزوں کو دیکھ کر کیسا محسوس کر رہے ہو۔۔۔؟

شاگرد نے کہا:

استاد جی! ایسا لگ رہا ہے جیسے کسی مصور نے زندگی کے کینوس میں رنگ بھر دیئے ہوں۔

استاد نے کہا:

تم نے ٹھیک کہا۔ اب سوچو۔۔۔ کیا وہ مصور اس خوبصورت پینٹنگ کو بنا کر یوں ہی چھوڑ دے گا؟

kahanifreak.com

شاگرد نے کہا:

ہر گز نہیں! ایسے عظیم شاہکار کو بنانے کے بعد کوئی کیسے غافل ہو سکتا ہے۔۔۔

استاد نے کہا:

جان لو اللہ تمہیں اور تم سے جڑی ہر تکلیف اور آزمائش سے واقف ہے اور یہ بھی جان لو کے تمہاری زندگی کے کینوس میں وہی رنگ بھرے گا، کیونکہ وہ سمیع ہے۔ بند ہونٹوں سے مانگی گئی دعاؤں کو بھی سنتا ہے۔ اور وہ خبیر بھی ہے، سینوں والے چھپے ہوئے بھید بھی جانتا ہے۔ وہی دے گا اور وہی دینے پر قادر ہے۔ کب۔۔؟ یہ صرف وہی جانتا ہے کیونکہ وہ خبیر ہے۔

"تو اس کا مطلب اللہ ہر بات سنتا ہے اور ہر بات جانتا ہے؟" وہ کچھ حیران اور کچھ پریشان ہوا۔

نانا جی کے اثبات میں سر ہلانے پہ اس نے تھوک اندر نگلا۔

"یعنی وہ ہر وقت ہمیں دیکھ رہا ہے؟" تکیے پہ سر رکھ کے وہ چت لیٹ کر آسمان کی وسعتوں میں کچھ کھوجنے لگا لیکن کان نانا جی کی طرف ہی متوجہ تھے۔

"ہاں۔۔ کیونکہ وہ بہت عظیم صفات کا مالک ہے۔ یہ چاند ستارے۔۔۔" انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ "یہ سب اس کی تخلیق ہیں اور وہ اکیلا ان سب کا خالق و مالک ہے۔ وہ رحمان بھی ہے اور رحیم بھی۔ کوئی اس سے بڑھ کر رحم نہیں کر سکتا۔"

kahanifreak.com

ناناجی اتنا کہہ کر خاموش ہو گئے لیکن اس کے لئے سوچوں کا در کھول گئے۔ اسے اپنے ذہن میں پلنے والے خیالات یاد آئے تو ایک دم شرمندہ ہو گیا۔ اس کی سوچوں میں تبدیلی آچکی تھی اب وہ کارٹونز کے کرداروں کی بجائے فلموں کے کرداروں کو سوچتا تھا اور ظاہر سی بات تھی اپنے خیالوں میں وہ ہیرو ہوتا تھا۔ اگلے ہی پل یہ خیال کہ "اللہ دیکھ رہا ہے اور وہ سینوں والے بھید بھی جانتا ہے۔" اس کو پانی پانی کر گیا۔

قرآن پاک کو چومتے ہوئے وہ سینے کے قریب لے کر گیا اور آنکھیں بند کرتے ہوئے بے آواز رونے لگا۔ آنسو اس کے دامن کو بگھو رہے تھے لیکن اسے اپنے دل کی زمین نم ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔

پھر اس نے اگلی بات پہ غور کیا؛

اس کی ربوبیت پر ایمان

یعنی وہ رب ہے۔ اس نے رب کے معنی یاد کرنے چاہے، ذہن پہ زور دیا تو یاد آنے لگا۔

رب سے مراد ہے۔۔۔؟ خالق، مالک اور مدبر۔۔۔

خالق یعنی پیدا کرنے والا، مالک یعنی ہر چیز کا مالک، زمین و آسمان اور ان دونوں کے درمیان موجود ہر چیز، اس کی دکان کا بھی حتکہ اس کی ذات کا بھی۔ اس نے سوچا کہ جب سب اس کا ہے تو پھر اکڑ کیسی، وہ جب چاہے دے کر چھین لے (خواہ سیلاب کی صورت میں یا زلزلے کے ایک جھٹکے سے) اس نے جھر جھری لی۔

kahanifreak.com

پھر مدبر کو سوچنے لگا۔ مدبر یعنی تدبیر کرنے والا۔

جیسے ایک ماہر انجینئر ایک بڑی عمارت کا ڈیزائن بناتا ہے، پلاننگ کرتا ہے، اور ہر چیز کو سٹیپ بائے سٹیپ چلاتا ہے۔ بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ پوری کائنات کا "مدبِّر" ہے۔ اُس نے نہ صرف ہر چیز بنائی، بلکہ اُس کا ایک نظام بھی بنایا اور پھر اُس نظام کو چلانے کا قانون بھی دیا۔ سورج، چاند، ستارے، موسم، رات اور دن۔۔۔ سب اُسی کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق چل رہے ہیں۔

پھر وہ اگلی بات کی طرف آیا؛

اس کی الوہیت پر ایمان

الوہیت کا مطلب ہے "معبود ہونے کا حق رکھنا۔" یعنی اللہ تعالیٰ ہی حقیقی معبود ہے، اور عبادت کی ہر شکل صرف اسی کے لیے ہے۔ الوہیت پر ایمان کا مطلب ہے کہ آپ کا دل، دماغ، جسم، روح اور ہر قسم کی عبادت (نماز، دعا، ذکر، فکر، خوف، امید، محبت) صرف اور صرف اللہ کے لیے ہی خاص ہو۔ مثلاً۔۔

دعا صرف اسی سے مانگو۔۔۔

خوف ہو تو صرف اسی کا۔۔۔

اور محبت میں اسے سب سے زیادہ عزیز رکھیں۔۔۔

ایمان کی کہانی

الوہیت کا تقاضا ہے کہ آپ یہ تسلیم کریں؛

حلال و حرام کا فیصلہ صرف اللہ کا حق ہے۔۔۔

قانون سازی کا اختیار صرف اللہ کو ہے۔۔۔

آپ کی زندگی کا آخری حوالہ صرف اللہ کی کتاب (قرآن) اور اس کے رسول ﷺ کی سنت ہے۔۔۔

الغرض ہر وہ چیز جو قرآن اور سنت سے ٹکراتی ہو اس کو چھوڑ دیں اور خالص اسی کی عبادت کرنا۔

پھر وہ آیت کے اگلے حصے پہ غور کرنے لگا۔ اللہ پر ایمان کے بعد فرشتوں کا ذکر تھا۔

فرشتوں پر ایمان کہ وہ اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں ہمارے اعمال لکھ رہے ہیں اور اللہ کے حکم سے ہمارے محافظ بھی ہیں۔

رسولوں اور کتابوں پر ایمان رہنمائی ہے کہ اس بنیاد پر کیسے زندگی تعمیر کی جائے۔

آخرت کے دن پر ایمان مقصد ہے، جو ہمیں بتاتا ہے کہ یہ تعمیر آخر کار کس طرف جا رہی ہے۔

اسے یاد آیا کہ نانا نے یوم آخرت کے متعلق بھی کچھ کہا تھا۔

"یوم آخرت کو یوم آخرت اس لئے کہا گیا کیونکہ اس دن کے بعد کوئی دن نہ ہو گا۔۔۔ یہ اس دنیا میں آخری دن ہو گا۔۔۔"

kahanifreak.com

انہوں نے یہ بھی بتایا تھا کہ اس دنیا میں مختلف مرحلے ہیں ؛

پہلا مرحلہ مرحلة الجن تھا۔یعنی پہلے اس زمین پہ جن رہتے تھے۔

پھر اگلا مرحلہ مرحلة الإنسان تھا۔جب انسان اس دنیا میں آئے۔

اس سے اگلا مرحلہ مرحلة البرزخ تھا۔وہ زندگی جو مرنے کے بعد شروع ہو گی۔

پھر آخری مرحلہ یوم الآخرة کا ہے۔اس کے بعد یا جنت ہو گی یا جہنم۔

اس نے اپنی دکان کی کھڑکی سے باہر دیکھا۔لوگ اپنی اپنی دوڑ میں مصروف تھے۔کسی کی منزل دولت تھی، کسی کی شہرت۔اس آیت نے اسے ایک ایسی منزل دکھائی جو ان سب سے بلند اور پائیدار تھی۔ ایک مکمل، ٹوٹا پھوٹا نہیں بلکہ پورا کا پورا ایمان۔

اس نے قرآن پاک بند کیا اور اپنے دل میں ایک عہد کیا۔وہ اس ایمان کو، اس پورے کے پورے ایمان کو، اپنی زندگی کا گول بنائے گا۔ایمان کا صرف دعوے نہیں کرے گا، بلکہ اپنی زبان، دل اور رویے سے اس کا اظہار بھی کرے گا۔اپنے ہاتھ اور زبان سے دوسروں کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

kahanifreak.com

کیونکہ یہ آیت صرف پڑھنے کے لیے نہیں، اس پر غور کرنے اور اسے زندگی میں اتارنے کے لیے نازل ہوئی تھی۔

اور یوں ایک چھوٹی سی دکان میں بیٹھے ایک شخص کے لیے قرآن کی ایک آیت ایک نئی کہانی بن گئی۔۔۔

اپنے ایمان کو پہچاننے اور اس پر عمل کرنے کی کہانی۔۔۔

پبلشر نوٹ:

ہم نے اپنی پوری کوشش کی ہے کہ ہماری کسی تحریر میں کسی ایسے برینڈ کا نام نہ لکھا جائے جو کسی بھی طرح فلسطین کے ساتھ کئے جانے والے ظلم کا حصہ ہو۔۔اس سب کے باوجود بھی اگر آپ کو کہیں کسی ایسے برینڈ کا ذکر ملتا ہے تو ہمیں ضرور آگاہ کیجیئے گا۔

kahanifreak.com